درمیان کفر و ایمان کی سرحد اتنی واضح اور نمایاں ہے کہ وہ دائرۂ اسلامی میں داخل ہو کر کوئی خلل برپا نہیں کر سکتے۔ مگر وہ لوگ جو مومن نہیں ہیں اور ایمان کا اظہار کر کے مسلمانوں کی جماعت میں گھس جاتے ہیں۔ اور وہ جن کے دلوں میں شک کی بیماری ہے اور وہ جو ضعیف الایمان ہیں۔ ان کا وجود نظامِ اسلامی کے لیے نہایت خطرناک ہے۔ کیونکہ وہ اسلام کے دائرے میں تو داخل ہو جاتے ہیں، مگر اسلامی اخلاق اور اسلامی سیرت اختیار نہیں کرتے، اسلامی قوانین کا اتباع اور حدودِ الٰہی کی پابندی نہیں کرتے، اپنے اخلاق و اعمال سے مسلمانوں کے تمدن و تہذیب کو خراب کر دیتے ہیں، اپنے دلوں کے کھوٹ سے مسلمانوں کی قومیت اور سیاسی حرمت کی جڑیں کھوکھلی کر دیتے ہیں۔ اور ہر اس فتنے کے اٹھانے اور بھڑکانے میں حصہ لیتے ہیں جو اسلام کے خلاف اندر سے یا باہر سے برپا ہوتا ہے۔

(اسلامی تہذیب اور اس کے اُصول و مبادی

منتخب اقتباسات از صفحہ ۲۴۴ تا ۲۴۶)

اعتذار

ترجمان القرآن مئی ۱۹۸۶ء میں حسبِ ذیل ۲ ضروری حوالے نہیں دیئے جا سکے۔

۱۔ حکمتِ سید مودودی کے نیچے لکھنا چاہیے تھا:۔

(مطالبۂ نظامِ اسلامی)

۲۔ مضمون "ہم تحریکِ اسلامی کے کارکن کیسے بنیں؟" کے ساتھ حوالہ درج ہونا چاہئے تھا:

(بشکریہ ماہنامہ زندگی بھارت)

فروری ۱۹۸۶ء

(ادارہ)